نوٹس: مقدمۃ الشیخ سوالاً جواباً

مؤلف: احمد نواز قادری عطاری

مزید نوٹس کے لیے رابطہ کریں:

← 0302-4154930 یا گوگل پر اُردو میں سرچ کریں:

احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس



کلماتِ آغاز

الحمد للہ "**الفرید آن لائن اکیڈمی**" بہت ساری درسی کتب کے سوالاً جواباً نوٹس بنا چکی ہے، بالخصوص تخصص یعنی مفتی کورس میں پڑھائی جانے والی کتب کے آسان فہم نوٹس اور تراجم۔ ہمارا یہ سلسلہ آگے جاری ہے، ان شاء اللہ ہم مکمل درس نظامی کتب کے نوٹس شائع کریں گے تاکہ طلبا و طالبات کے لیے امتحان دینا آسان ہو جائے۔

ہمارے بنائے ہوئے نوٹس کی خصوصیات:

← بورڈ کے سالانہ امتحان کے مطابق۔

← سوالاً جواباً، آسان فہم۔

← طوالت سے پاک۔

← تھوڑے ٹائم میں مکمل تیاری۔

← باقاعدہ کسی جامعہ میں نہ پڑھنے والے طلبا کے لیے بہت مفید۔

← پوری کتاب کا چند صفحات میں مکمل خلاصہ۔

← اہم اور ضروری ابحاث کا ذکر۔

نوٹ: ذہین اور باقاعدہ مدارس میں پڑھنے والے طلبا صرف ان نوٹس پر اقتصار نہ کریں بلکہ سو فیصد کامیابی اور ایک کامیاب مدرس بننے کے لیے کتاب کی طرف ضرور مراجعت کریں۔

العبد الفقیر احمد نواز قادری عطاری

مقدمۃ الشیخ کے نوٹس

سوال: مقدمۃ الشیخ کے مصنف کا نام تحریر کریں؟

جواب: مقدمۃ الشیخ کے مصنف شاہ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

سوال: اصول حدیث کی تعریف موضوع اور غرض وغایت بیان کر دیں؟

جواب: اصول حدیث کی تعریف:

اصول حدیث ان قواعد کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے سند اور متن کے احوال کو پہچانا جاتا ہے قبول اور رد کی حیثیت سے۔

اصول حدیث کا موضوع:

سند اور متن قبول اور رد کی حیثیت سے۔

اصول حدیث کی غرض وغایت:

صحیح حدیثوں کو ضعیف حدیثوں سے جدا کرنا۔

سوال: حدیث کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کر دیں؟

جواب: حدیث کا لغوی معنی ہے نئی چیز اور اس کی جمع خلاف قیاس احادیث آتی ہے۔

اصطلاحی تعریف:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

فائدہ:

تقریر کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں کسی نے کوئی کام کیا یا کوئی بات کہی اور آپ ﷺ نے اس سے منع نہ کیا بلکہ خاموش رہے۔

سوال: وصول الی الرسول ﷺ کے اعتبار سے حدیث کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: تین قسمیں ہیں:

← مرفوع

← موقوف

← مقطوع

تینوں کی تعریفات و امثلہ ملاحظہ ہوں:

حدیث مرفوع:

حدیث مرفوع وہ ہے جو حضور ﷺ تک پہنچے۔

حدیث مرفوع کی اقسام:

- **مرفوع قولی:** صحابی ایسی بات کہے جو اسرائیلیات سے بھی نہ ہو اور نا ہی اس میں قیاس، لغت، غریب کی شرح کرنے کا دخل ہو بلکہ اس میں زمانہ ماضی کی اخبار ہوں جیسے فتن اور جنگوں کا بیان، قیامت

کے احوال یاسابقہ انبیاء کے بارے ہوں تو صحابی کے اس قول کو مرفوع حکمی کا نام دیا جائے گا کیونکہ صحابی اپنی طرف سے تو ایسی بات کر نہیں سکتے پھر ظاہر ہے انہوں نے اس کو آپ ﷺ سے ہی سنا ہو گا۔

- **مرفوع عملی**: صحابی ایسا کام کرے جو مذکورہ صفات کے ساتھ متصف ہو۔
- **مرفوع تقریری**: صحابی کہے وہ حضور ﷺ کے زمانہ میں اس طرح کرتے تھے۔
- ایسی ہی مرفوع حکمی میں وہ قسم بھی داخل ہوگی جس میں تابعی صحابی کے بارے کہے: "یرفع الحدیث، او یرویہ، او ینمیہ، او روایۃ، او یبلغ بہ، او رواہ"۔
- ایسی ہی کوئی کہے: "من السنۃ کذا" اسے بھی مرفوع حکمی میں داخل کیا جاتا ہے لیکن اس قسم کے مرفوع ہونے میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔

حدیث موقوف:

حدیث موقوف وہ ہے جو صحابی تک پہنچے۔

حدیث مقطوع:

حدیث مقطوع وہ ہے جو تابعی تک پہنچے۔

سوال: حدیث اور اثر میں فرق بیان کریں؟

جواب: حدیث کا اطلاق مرفوع اور موقوف پر ہوتا ہے اور اثر کا اطلاق مقطوع پر کیا جاتا ہے۔ لیکن کبھی اثر کا اطلاق حدیث مرفوع پر بھی ہوتا ہے۔

سوال: خبر اور حدیث میں فرق بیان کریں؟

خبر کا لغوی معنی ہے کسی کو کوئی چیز بتانا۔

فرق:

- خبر: جمہور کے نزدیک حدیث کے مترادف ہے یعنی دونوں میں تساوی کی نسبت ہے۔
- حدیث: حضور جانِ عالم ﷺ کے ہر قول، فعل اور تقریر کو کہتے ہیں جبکہ خبر آپ ﷺ کے غیر کے قول، فعل اور تقریر کو کہتے ہیں۔ اسی لیے جو علم تاریخ اور قصص وغیرہ میں مشغول ہو اسے اخباری کہتے ہیں اور جو علمِ حدیث میں مشغول ہو اسے محدِّث کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے دونوں کے درمیان تباین کی نسبت ہے۔
- ایک قول کے مطابق دونوں کے درمیان عام خاص مطلق کی نسبت ہے یعنی حدیث خاص ہے اور خبر عام لہذا ہر حدیث خبر تو ہے لیکن ہر خبر حدیث نہیں کیونکہ خبر غیر کے قول و فعل کے لیے بھی مستعمل ہے۔

سوال: سند اور متن کی تعریف بیان فرمادیں؟

جواب: **سند کی تعریف:**

متن کے طریقے کو حکایت کرنا۔

فائدہ مہمہ: اسے علم الاِسناد سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ اصولِ حدیث کا ایک مستقل فن ہے اور اہم مباحث میں سے ہے۔

متن کی تعریف:

وہ کلام جس تک سند کی انتہاء ہو۔

سوال:سند میں سقوط کے اعتبار سے حدیث کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب:سند میں سقوط کے اعتبار سے حدیث کی درج ذیل اقسام ہیں:

← متصل

← معلق

← مرسل

← معضل

← منقطع؛

تعریفات ملاحظہ ہوں:

متصل:

وہ حدیث ہے جس میں کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

معلق:

وہ حدیث جس میں مصنف کی جانب سے آخری راوی یا پوری سند ہی حذف ہو معلق کہلاتی ہے جیسے امام بخاری کہیں: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

فائدہ:

تعلیقات بخاری کو حدیث متصل کا حکم حاصل ہے۔

مرسل:

جس حدیث میں تابعی کے بعد کوئی راوی حذف ہو مرسل کہلائے گی جیسے تابعی کہے: قال رسول اللہ ﷺ۔

حدیث مرسل کا حکم:

جمہور علماء کے نزدیک حدیث مرسل پر توقف اختیار کیا جائے گا۔ جبکہ سیدنا امام اعظم اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث مرسل مقبول ہے۔

معضل:

ہر وہ حدیث جس میں لگاتار دو راوی ساقط ہوں معضل کہلاتی ہے چاہے وہ شروع سے ہوں یا آخر سے جیسے تبع تابعی کہے: قال رسول اللہ ﷺ۔

منقطع:

وہ حدیث جس میں جدا جدا مقام پر دو راوی ساقط ہوں منقطع کہلائی گی۔

مدلّس:

لغوی معنیٰ:

تدلیس کا لغوی معنیٰ ہے بیع میں سامان کے عیب کو چھپانا۔

اصطلاحی تعریف:

حدیث مدلس وہ ہے جس میں راوی حدیث اپنے شیخ الشیخ کی طرف منسوب کرے۔

تدلیس کا حکم:

حدیث مدلّس مقبول نہیں ہے۔اور بعض نے کہا: تدلیس کرنا حرام ہے۔ مگر جو ثقہ سے تدلیس کرے تو اس کی مدلس قبول ہو گی۔

سوال: مضطرب اور مدرج کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

جواب: مضطرب کی تعریف:

وہ حدیث جس کی سند یا متن میں اختلاف واقع ہو۔راویوں کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ، کمی بیشی کے ساتھ، نام میں تصحیف کے ساتھ، متن میں تبدیلی یا اختصار کے ساتھ۔

حکم:

مضطرب روایات میں پہلے تطبیق دی جائے گی اگر ممکن ہو تو وگرنہ توقف اختیار کریں گے۔

مدرج کی تعریف:

وہ حدیث جس میں راوی اپنا یا کسی اور کا کلام درج کرے۔

سوال: روایۃ بالمعنیٰ کا حکم بیان کریں؟

جواب: روایت بالمعنیٰ کے جائز ہونے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ جمہور کے نزدیک روایت بالمعنیٰ اس کے لیے جائز ہے جو عربی زبان کو جانتا ہو، کلام کے اسلوب کا ماہر ہو، تراکیب کے خواص اور خطاب کا مفہوم سمجھنے میں معرفت تامہ رکھتا ہو۔ اس کے علاوہ شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔

جبکہ بعض نے کہا: مفردات میں جائز ہے، مرکبات میں نہیں۔

سوال: حدیث معنعن اور مسند کی تعریف بیان کریں؟

جواب: معنعن کی تعریف:

حدیث کو عن فلان، عن فلان کے الفاظ کے ساتھ روایت کرنا۔

مسند کی تعریف:

ہر وہ مرفوع حدیث جس کی سند متصل ہو۔

سوال: محفوظ اور شاذ، معروف اور منکر کی وضاحت کر دیں؟

جواب: اگر ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ کی مخالفت کرے تو ثقہ کی روایت کو شاذ اور زیادہ ثقہ کی روایت کو محفوظ کہتے ہیں۔ اور اگر ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کرے تو ثقہ کی حدیث کو معروف اور ضعیف کی روایت منکر کہلائے گی۔

سوال: متابعت کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: کسی حدیث کے بارے پتہ چلا کہ یہ غریب ہے لیکن بعد میں اس کی کوئی اور سند مل گئی تو اِس کو متابِع کہیں گے اور پہلی کو متابَع۔ اس عمل کو متابعت کہتے ہیں۔

متابعت کی دو قسمیں ہیں:

← متابعت تامہ

← متابعت ناقصہ

متابعت تامہ:

جس میں راوی کو اپنے کسی ہم عصر کے ساتھ معابعت حاصل ہو۔

متابعت ناقصہ:

جس میں راوی کو اپنے شیخ یا اوپر کسی جگہ متابعت حاصل ہو۔

سوال: صحت کے اعتبار سے حدیث مقبول کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: چار قسمیں ہیں:

← صحیح لذاتہ

← صحیح لغیرہ

← حسن لذاتہ

← حسن لغیرہ

1. صحیح لذاتہ کی تعریف:

وہ ہے جس کے راوی عادل ہوں، تام الضبط ہوں، حدیث کی سند متصل ہو، حدیث غیر معلل اور غیر شاذ ہو۔

حکم:

اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

فوائد نافعہ:

← عدل: سے مراد ایسا ملکہ ہے جو بندہ کو تقویٰ اور مروّت لازم پکڑنے پر ابھارے۔

← تقویٰ: سے مراد برے اعمال سے بچنا ہے، وہ شرک کی صورت میں ہوں یا بدعت اور فسق کی صورت میں۔

← ضبط: کی دو قسمیں ہیں: زبانی یاد کرنا یا لکھ لینا۔

← متّصل: سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں سقوط نہ ہو۔

← معلّل: سے مراد وہ حدیث ہے جس میں پوشیدہ، عیب لگانے والی علت ہو۔

← شاذ: وہ ہے جس میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ کی مخالفت کرے۔

حدیث صحیح کے کتنے مراتب:

جواب: چھے (6) مراتب ہیں:

- وہ حدیث جسے امام بخاری و مسلم دونوں روایت کریں۔

- جسے صرف امام بخاری روایت کریں۔
- جسے صرف امام مسلم روایت کریں۔
- جو امام بخاری و مسلم دونوں کی شرائط پر ہو۔
- جو صرف امام بخاری کی شرائط پر ہو۔
- جو صرف امام مسلم کی شرائط پر ہو۔

2. صحیح لغیرہ:

اگر حدیث کی سند میں مذکورہ تمام صفات پائی جائیں لیکن کچھ ضبط کی کمی ہو اور اس کمی کو کسی طریقہ سے پورا کیا گیاہو تو یہ صحیح لغیرہ ہے۔

3. حسن لذاتہ:

وہ ہے جس کے راوی عادل ہوں، ان کا حافظہ خفیف ہو، حدیث کی سند متصل ہو، حدیث غیر معلل اور غیر شاذ ہو۔

حکم:

یہ حجت ہونے میں صحیح کی طرح ہے۔

4. حسن لغیرہ:

حدیث موقوف کے بارے کوئی قرینہ مل جائے جو اسے ترجیح دے تو یہ حسن لغیرہ ہے۔

سوال: حدیث ضعیف کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

جواب: حدیث ضعیف وہ ہے جس میں حسن کی شرائط جمع نہ ہوں کسی ایک شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے۔

حکم:

حدیث ضعیف فضائل میں معتبر ہوتی ہے، احکام میں نہیں۔

سوال: طعن کے کتنے اسباب ہیں؟

جواب: اسباب طعن دس ہیں:

← کذب

← تہمت کذب

← فسق

← جہالت

← بدعت

← سوئے حفظ

← وھم

← مخالفت ثقات

← فحش غلط

← کثرت غلط۔

نوٹ: ان اسباب کی بنیاد پر حدیث میں مختلف احکام لگتے ہیں: مثلاً موضوع، منکر، مردود، مدرج الاسناد، مدرج المتن، مقلوب، مضطرب، المزید فی متصل الاسانید، مصحف، محرف الی غیرہ۔

سوال: حدیث موضوع کی تعریف بیان کریں؟

جواب: یہ وہ جھوٹ ہے جو اپنی طرف سے گھڑا گیا ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

حدیث سے موضوع کا حکم:

یہ حدیث ضعیف کی تمام قسموں میں زیادہ قبیح ہے۔

سوال: کسی حدیث کے موضوع ہونے کا کیسے پتہ چلتا ہے؟

جواب: کسی بھی حدیث کے موضوع ہونے کا علم درج ذیل طریقوں سے ہوتا ہے:

- وضع کرنے والا خود اقرار کرلے کہ میں نے حدیث اپنی طرف سے گھڑی ہے۔
- حدیث میں کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جو وضع پر دلالت کرے۔
- روایت کرنے والے میں کوئی ایسا قرینہ ہو جو اس کے جھوٹ پر دلالت کرے۔
- کوئی ایسی بات پائی جائے جو اس کے اقرار کرنے کے قائم مقام ہو۔

سوال: لوگ حدیث وضع کیوں کرتے ہیں؟

جواب: درج ذیل ہے:

- اللہ تعالی کی طرف لوگوں کو قریب کرنے کے لیے۔
- بھلائی کے کاموں میں رغبت دلانے کے لیے۔
- برائی کے کاموں سے منع کرنے کے لیے۔
- اپنے برے مذہب کی تقویت کے لیے۔
- اسلام میں طعن کرنے کے لیے۔
- اور رزق وغیرہ طلب کرنے کے لیے۔

سوال: حدیث متروک اور منکر کی تعریف بیان کر دیں؟

جواب: حدیث متروک وہ ہے کہ جس کی سند میں متہم بالکذب راوی ہو۔

حدیث منکر کی تعریف:

حدیث منکر کی مختلف تعریفات ہیں: جیسے: وہ حدیث جس کی سند میں واضح غلطیاں کرنے والا راوی ہو۔

سوال: خبر متواتر کا لغوی و اصطلاحی معنٰی بیان کر دیں؟

جواب: خبر متواتر کا لغوی معنٰی:

متواتر یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے جو کہ تواتر سے مشتق ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز کا پے در پے اترنا، نازل ہونا۔

خبر متواتر کی اصلاحی تعریف:

خبر متواتر وہ ہے جسے اتنے افراد بیان کریں جن کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔ اس تعداد میں جمہور کے نزدیک عدد معین کا اعتبار نہیں۔ جبکہ بعض علماء نے اس کثرت کو عدد معین کے ساتھ مقید کیا ہے یعنی ان کے نزدیک خبر متواتر وہ ہے جس کی سند کے ہر طبقہ میں کم از کم:

- چار راوی ہوں
- بعض کے نزدیک پانچ
- بعض نے سات کا عدد منتخب کیا
- بعض نے دس کا قول کیا
- بعض نے بارہ (12) کا عدد بتایا
- بعض نے چالیس (40) کا قول کیا
- اور بعض ستر (70) بتاتے ہیں۔

سوال: خبر متواتر کی شرائط بیان کر دیں؟

جواب: خبر متواتر کے ثبوت کے لیے چار شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1. اس کو روایت کرنے والے کثیر ہوں۔
2. ان کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔
3. ان کی کثرت شروع سے آخر تک بر قرار رہے۔

4. ان کی خبر کی انتہاء کسی امرِ حسّی پر ہو جیسے راوی کہے: میں نے حضور ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا، یا کہے: اس طرح فرماتے ہوئے سنا وغیرہ۔

فائدہ مہمہ: ان چاروں شرائط کے ساتھ ساتھ وہ خبر سامع کو علم یقینی کا بھی فائدہ دے تو پھر متواتر ہو گی وگرنہ فقط مشہور کہلائے گی۔

نوٹ: جب مذکورہ چار شرائط پائی جائیں تو غالب طور پر علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات کسی مانع کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا۔

خبر متواتر کا حکم:

خبر متواتر علم یقینی یعنی علمِ ضروری کا فائدہ دیتی ہے۔

سوال: خبر متواتر کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں:

← متواتر لفظی۔

← متواتر معنوی۔

حدیث متواتر لفظی کی مثال:

"مَن کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعدَہ من النار" ترجمہ: جس نے جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کی تو اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے۔

متواتر معنوی کی مثال:

جیسے دعا میں ہاتھ اٹھانے والی حدیث۔

سوال: حدیث مشہور کی تعریف، مثال اور حکم تحریر کریں؟

جواب: خبر مشہور کی تعریف:

وہ ہے جس کے ہر طبقہ میں کم از کم تین راوی ہوں، زیادہ کی قید نہیں یعنی اگر کسی ایک طبقہ میں بھی تین راوی ہوئے تو حدیث مشہور کہلائے گی اگرچہ باقی سب طبقات میں تین سے زیادہ راوی ہوں۔

فائدہ: خبر مشہور کو اس کے واضح ہونے اور شہرت کی وجہ سے مشہور کا نام دیا گیا۔

فقہاء کی ایک جماعت کے نزدیک خبر مشہور اور مستفیض میں کوئی فرق نہیں جبکہ بعض نے دونوں کے درمیان فرق کیا ہے کہ مستفیض وہ ہے جو شروع سے آخر تک برابر ہو یعنی ہر طبقہ میں کم از کم تین راوی ہوں جبکہ مشہور اس سے عام ہے یعنی اس میں وہ حدیث بھی شامل ہو گی جس کے شروع میں صرف ایک راوی ہو اور بعد میں ان کی تعداد بڑھ گئی۔

فائدہ: مستفیض" فاض الماءُ یفیض فیضاً" سے ہے اور یہ تب بولا جاتا ہے جب وادی پانی سے بھر جائے اور کناروں سے بہنے لگے۔ مستفیض کو بھی اس کی شہرت کی وجہ سے یہ نام دیا گیا۔

فائدہ: مشہور کی جو تعریف اوپر گزری یہ اصطلاحی ہے یعنی جس کے ہر طبقہ میں کم از کم تین راوی ہوں اس کے علاوہ جو عام لوگوں میں مشہور ہو اگرچہ اس کی ایک ہی سند ہو یا اصلاً سند نہ ہو وہ بھی مشہور ہے مگر غیر اصطلاحی جس کا بیان یہاں مقصود نہیں اور نہ ہی وہ مشہور اصطلاحی کی طرح حجت ہے فتنبہ۔

حدیث مشہور کی مثال:

"إن الله لایقبض العلم انتزاعا ینتزعه من العباد ولکن یقبض العلم بموت العلماء حتی إذا لم یُبق عالما اتخذ الناس رءوسا جهالا فسئلوا فأفتوا بغیر علم فضلوا وأضلوا"۔

حدیث مشہور کا حکم:

اگر اس کی صحت ثابت ہو جائے تو یہ حدیث عزیز اور غریب پر حجت ہونے میں مقدم ہوتی ہے۔

سوال: حدیث عزیز کی تعریف اور مثال بیان کریں؟

جواب: تعریف:

حدیث عزیز وہ ہے جس کی سند کے ہر طبقہ میں کم از کم دو راوی ہوں۔

مثال:

لا یؤمن أحدکم حتی أکون أحب إلیه من ولده ووالده والناس أجمعین۔

سوال: حدیث غریب کی تعریف اور مثال بیان کریں؟

جواب: تعریف:

وہ ہے جس کی سند کے طبقات میں کسی جگہ ایک راوی ہو۔

مثال:

إنما الأعمال بالنيات، وإنما لكل امرئ ما نوى، فمن كانت هجرته إلى دنيا يصيبها، أو إلى امرأة ينكحها، فهجرته إلى ما هاجر إليه۔

سوال: حدیث غریب کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: حدیث غریب کی دو قسمیں ہیں:

- فرد مطلق: وہ ہے جس کی ابتدائے سند میں غرابت ہو یعنی صحابی سے روایت کرنے والا راوی ایک ہو۔ جیسے: الولاء لحمة كلحمة النسب لا تباع ولا توهب۔ اس کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے تابعی عبد اللہ بن دینار اکیلے ہیں۔
- فرد نسبی: وہ ہے جس کی ابتدائے سند میں غرابت نہ ہو بلکہ درمیان میں ہو۔

فائدہ: فرد نسبی پر فردیت کا اطلاق بہت کم ہوتا ہے بلکہ اکثر اسے غریب ہی کہا جاتا ہے۔ اسی لیے محدثین کی مراد فرد سے فرد مطلق ہوتی ہے اور غریب سے فرد نسبی۔

سوال: خبر آحاد کی اقسام میں مقبول اور مردود کی تعریفات بیان کریں؟

جواب: خبر مقبول کی تعریف:

وہ ہے جس پر جمہور کے نزدیک عمل کرنا واجب ہو۔

مردود کی تعریف:

وہ ہے جس میں راوی کا صدق ترجیح نہ پائے۔

فائدہ: کبھی کبھی خبرِ آحاد کے ساتھ قرینہ مُرَجِّحَۃ مل جاتا ہے جس کے سبب یہ علم یقینی نظری کا فائدہ دیتی ہے۔

سوال: اصحُّ الاسانید کون کون سی اَسناد ہیں وضاحت کریں؟

جواب: جمہور محدثین کے نزدیک کسی سند کو مطلقاً اصحّ الاسانید کہنا درست نہیں۔ تاہم بعد محدثین نے اطلاق کیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- امام زہری، عن سالم بن عبداللہ، عن ابیہ رضی اللہ عنہ۔ محمد بن سیرین، عن عبیدہ بن عمرو، عن علیّ رضی اللہ عنہ۔ ابراہیم نخعی، عن علقمہ، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ان اَسناد کو پہلا درجہ حاصل ہے۔
- بُرَیدہ بن عبداللہ، عن ابی بُردہ، عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔ اسے دوسرا درجہ حاصل ہے۔
- سہیل، عن ابی صالح، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ اسے تیسرا درجہ حاصل ہے۔

سوال: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کئی مقامات پر ایک ہی حدیث کو "صحیح حسن" دونوں صفات سے متصف کرتے ہیں حالانکہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کی قسیم ہیں جن کا اجماع جائز نہیں؟

جواب: اس کے درج ذیل جواب ہیں:

- اُس سند میں مصنف کو یقین نہیں ہوتا کسی ایک طرف کا اسی لیے دونوں صفات یعنی صحیح اور حسن ذکر کر دیتے ہیں۔

- اس حدیث کی دو اسناد ہوتی ہیں: ایک سند کے اعتبار سے وہ صحیح ہے اور دوسری سند کے اعتبار سے حسن، اس لیے مصنف دونوں ذکر کر دیتے ہیں۔
- یہ امام ترمذی کی اپنی خاص اصطلاح ہے۔

سوال: اصول حدیث پہ لکھی جانے والی کچھ کتب کے نام تحریر کریں؟

جواب: درج ذیل ہے:

- اصولِ حدیث میں سب سے پہلے لکھی جانے والی کتاب "المُحَدِّثُ الفاصِل" ہے۔ جس کے مصنف "قاضی ابو محمد رامَہرمُزِی" ہیں۔ لیکن اس کتاب میں اصولِ حدیث کی تمام انواع کا استیعاب نہیں تھا یعنی تمام انواع کو مکمل تفصیل کے ساتھ نہیں لکھا گیا تھا۔
- اس کے بعد امام ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری نے اس فن میں کتاب لکھی لیکن اُس کی کانٹ چھانٹ اور صحیح طریقہ سے مرتب نہ ہو سکی۔
- امام ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر مزید کام کیا لیکن کئی چیزیں انہوں نے بھی بعد میں آنے والوں کے لیے چھوڑ دیں۔
- خطیب بغدادی نے روایت کے قوانین اور اصول وضوابط میں "الکفایۃ" لکھی اور روایت کے آداب میں "الجامع لآداب الشیخ والسامع" تحریر کی، اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اصولِ حدیث کی تقریباً تمام انواع پر ایک مستقل کتاب لکھی۔ حافظ ابو بکر ابن نقطہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اصول حدیث میں ان خدمات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کل مَن انصف علم ان المحدثین بعد الخطیب عیال علی کتبہ" ترجمہ: ہر وہ شخص جو انصاف کی نظر سے

دیکھے تو وہ جان لے گا کہ محدثین خطیب بغدادی کے بعد آپ کی کتب کے محتاج ہیں۔ یعنی ان پر اعتماد کرتے ہیں اور ان سے استفادہ سے کرتے ہیں۔

- قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے "الالماع" لکھی۔
- ابو حفص مَیَّانِجِی نے "ما لایسع المحدثَ جہلُہ" تصنیف کی۔
- امام ابن صلاح نے مدرسہ اشرفیہ میں تدریس کے دوران اصول حدیث میں ایک جامع کتاب تالیف کی جو "مقدمہ ابن صلاح" کے نام سے مشہور ہوئی۔ جس کی کئی علماء نے شروحات لکھیں، بعض نے تلخیص کی، کچھ نے اختصار کیا، جبکہ بعض نے اشعار کی صورت میں اس کو نظم میں پرویا۔

ہمارے دیگر کتب کے نوٹس اور مختصر تالیفات کے نام

- فتاویٰ شامی کتاب الطلاق کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کتاب البیوع کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کتاب الوقف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- المعتقد المنتقد کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- الاشباہ والنظائر کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- شرح عقود رسم المفتی کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- عقیدۂ طحاویہ کے معروضی سوالات۔
- اجل الاعلام کا خلاصہ اور نقشہ جات۔
- نور الایضاح کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- قدوری شریف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- ہدایہ شریف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- اصول الشاشی کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- شرح ملّا جامی کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کافیہ کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- ہدایۃ النحو کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- شرح مائۃ عامل کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- مرقات کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- تیسیر مصطلح الحدیث کے نوٹس سوالاً جواباً۔

- مقدمۃ الشیخ کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- مناظرہ رشیدیہ کی تعریف۔
- تلخیص المفتاح کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- دروس البلاغہ کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- المعتقد المنتقد کے معروضی سوالات۔
- علم حدیث اور فقہاء احناف۔
- امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات۔
- اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات۔
- سیرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔
- حجیت حدیث اور منکرین حدیث کا رد۔
- ویلنٹائن ڈے ایک تحقیقی مقالہ۔
- محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم اور انسانی حقوق۔
- قواعد النحو۔
- سات روزہ دورۂ نحو۔
- تراجم المصنفین۔
- وغیرہ مختصر و مطول کتب۔

یہ سب کتب اور نوٹس پڑھنے اور فری ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے گوگل پر اُردو میں سرچ کریں: احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس۔

احمد نواز قادری عطاری جلالی